احساس جدائی

حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوریؒ

صحبتِ یار آخر شد

مولانا محمد عمر قاسمی مجاہد پوری

سراپا شفقت اور مجسم انکسار، دعاؤں کا مخزن، محدث جلیل، استاد العلماء حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوریؒ شیخ الحدیث جامعہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۶ر شوال المکرم ۱۴۳۸ ہجری مطابق ۱۱ر جولائی ۲۰۱۷ء بروز منگل صبح ساڑھے آٹھ بجے انتقال فرما گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اب ہم آئندہ کبھی ان کی مجلس عرفانی اور صحبت روحانی میں حاضر خدمت نہیں ہوسکیں گے، کیا بتاؤں اور کیسے بتایا جاسکتا ہے کہ حضرت شیخ الحدیث کے انتقال کے بعد دنیا پر کیا گزری، دل پر کیا گزری، اہل دل پر کیا گزری، صالحین امت پر کیا گزری، جب حضرت شیخ پر اجل مسمیٰ اور تقدیر کا فیصلہ غالب آ گیا اس وقت کی آپ بیتی جگ بیتی، اس وقت کا نقشہ وکیفیت، اس وقت کی بے چینی واضطراب اور حزن وملال کی دلگداز کیفیتیں کیسے بیان کی جاسکتی ہیں، یہ کوئی تحریر کی بات تو نہیں، تقریر کی بات بھی نہیں، یہ دلوں کی کیفیت ہے، حروف ونقوش سے بظاہر کوئی قلمی تصویر بن بھی جائے تو اس میں کیف وسرور کی مستی، عشق ومحبت کا ولولہ، خلوص وللّٰہیت اور واقعیت کی روح کون ڈال سکے گا اور کسے تاب ہے کہ وہ اس کی جرأت بھی کرسکے: ؎

گر مصور صورت آں دلستاں خواہد کشید
حیرتے دارم کہ نازش را چساں خواہد کشید

حضرت شیخ کے متوسلین ومتعلقین ملاقات کے لئے آتے اور شرف دید سے مشرف ہوتے تھے، مرادوں کی جھولیاں بھرتے، دعاؤں کے تحائف وصول کرتے، قلب میں نور ایمانی کی بہاریں اور شوق محبت کا گلزار لیکر پھر آئندہ کے اشتیاق دید سے معمور اور بامید ملاقات رخصت ہوجاتے تھے، رخصت اور شوق وصال کی یہ کیفیتیں تحریر والفاظ کی تنگ دامنیوں میں کب ڈھالی جاسکتی ہے: ؎

دل پہ گزری جو واردات نہ پوچھ
ان کی نظروں کی کوئی بات نہ پوچھ

عمر گزری ہے تیرے دربار میں آتے ہوئے
گڑگڑاتے، مانگتے اور ہاتھ پھیلاتے ہوئے

دوسری صدی کے امیر المومنین فی الحدیث حضرت امام بخاریؒ کی ''الجامع الصحیح'' کو عصر حاضر میں پندرہویں صدی کے رئیس المحدثین فی الحدیث حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یونس صاحب جونپوریؒ سے زیادہ جاننے والا شاید ہی کوئی ہو، نابغۂ روزگار شخصیات کی مقبولیت ومحبوبیت کا اصل انداز ان کے جنازوں سے ہوتا ہے، حضرت امام احمد بن حنبلؒ (جن کی مسند کو حضرت شیخ نے ایک الفاظ کی تلاش میں چار بار پڑھا تھا) نے فرمایا تھا کہ ہمارے اور ان کے درمیان جنازے فیصلہ کریں گے، آج جب حضرت شیخ جونپوریؒ کا جنازہ اٹھا تو دنیا نے دیکھا کہ اہل علم کی قدر کسے کہتے ہیں، دلوں کے یہ بادشاہ اپنی وفات کے بعد بھی عظمت کی بلندیوں پر فائز رہتے ہیں، دربار ان کے بھی سجتے ہیں، مگر امراء وزراء کیلئے نہیں؛ بلکہ ان کے دربار میں وہ بوریہ نشین شہزادے حاضر باش رہتے ہیں، جن کے سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث سے اپنی زندگی کو منور کرلینا ہی مقصود ہوتا ہے، اور اس کے لئے وہ سادگی سے مرصع دربار میں مسند نشین شیخ کے اردگرد گھٹنوں بیٹھے اس میراث پر ٹوٹے پڑتے ہیں۔

مولانا محمدیونس صاحبؒ کا محبت الٰھی میں استغراق:

حضرت مولانا محمد یونس صاحب نے گوشہ نشینی اختیار فرمائی تھی،

حجرہ، مسجد اور دارالحدیث ہی تک ان کی گردش رہتی تھی اور اہل دنیا سے منہ موڑ کر تلاوت کلام اللہ شریف اور احادیث مبارکہ اور دینی کتب کے مطالعہ اور محبت الٰہی میں مستغرق رہتے تھے، محبت الٰہی جب ماورائے جسم وجان ہوجائے تو ولایت بن جاتی ہے، ذکر الٰہی جب سانس کی دھڑکن میں شامل ہوجائے تو کلام میں الہام کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے اور کلام میں الہام کی لطافت اور زبان کی خوشبو سے حضرت شیخ الحدیث کی تصویر ولی کامل اور قطب کی صورت میں ابھرتی ہے۔

حضرت کا غیر معمولی قوت حافظہ:

حضرت کو اللہ تعالیٰ نے دیگر خصوصیات کے ساتھ غیر معمولی قوت حافظہ سے بھی نوازا تھا، جس کا مشاہدہ آپ کے درس بخاری میں ہوتا تھا، آپ کا درس تین چار گھنٹہ جاری رہتا تھا، اس کے باوجود نہایت تسلسل کے ساتھ مفصل کلام فرماتے تھے کبھی بھولنے کا نام نہ تھا۔

خصوصیات درس:

حضرت کو قدرت نے زبان کی سلاست اور فصاحت سے بھرپور حصہ عطا کیا تھا، تقریر نہایت سلیس، مربوط، مرتب اور مسلسل ہوتی تھی، متعلقہ مسئلہ کے تمام گوشوں پر اس طرح روشنی ڈالتے کہ تمام اشکالات دور ہوجاتے، بخاری شریف کے ابواب کا آپس میں تناسب اور ترجمۃ الباب سے حدیث کی مطابقت اس وضاحت کے ساتھ فرماتے کہ وہ حضرت کے درس کی خصوصیت محسوس ہوتی۔

الحمد للہ! ویسے تو ہر صدی میں حدیث شریف اور علوم حدیث شریف کے شناور اصحاب الجرح والتعدیل اور محقق علماء محدثین موجود رہے اور نہ صرف عرب اور اسلامی ممالک میں بلکہ عجم وہند میں ایسے علماء کثیر تعداد میں موجود رہے ہیں، جنہوں نے علم حدیث میں غواصی اور تیراکی کرکے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کردیا، ماضی قریب میں امام العصر علامہ انورشاہ صاحب کشمیریؒ اور ان کے بعض تلامذہ، اسی طرح مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی اسی شان کے محدثین میں سے تھے، عہد حاضر میں حضرت علامہ مولانا محمد یونس صاحب جونپوری اسی سلسلۃ الذہب کی ایک اہم کڑی تھے، حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایشیاء کے عظیم الشان ادارہ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کی مسند درس حدیث شریف پر تقریباً نصف صدی فائز رہے اور ہزاروں تشنگان علم ومعرفت کی پیاس بجھاتے رہے۔

ریحانۃ المحدثین شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی آپ پر اعتماد فرماکر بخاری شریف کی تدریس کی خدمت آپ کے سپرد فرمادی تھی، پھر کچھ دن کے بعد بیعت وارشاد کی بھی اجازت مرحمت فرمادی، اگرچہ اس سے قبل ہی آپ کو مناظر اسلام حضرت مولانا محمد اسعد اللہ صاحب ناظم جامعہ مظاہر علوم سہارنپور نے خلعت خلافت سے نواز دیا تھا، تمام علوم وفنون میں آپ کو مرجعیت کا مقام حاصل تھا، خصوصاً علم حدیث شریف میں تو آپ ہندوستان وایشیاء میں نہیں بلکہ پورے عالم اسلام میں اس وقت کے پیشوا کا درجہ رکھتے تھے، گوشہ نشینی، تواضع وسادگی، تقوی وطہارت، صبر وقناعت، توکل، رضائے الٰہی، انابت الی اللہ عظیم صفات کی آپ جامع اور مکمل تصویر تھے، مخلوق خدا کو اپنی ذات ستودہ صفات سے بیحد فائدہ حاصل ہو رہا تھا مگر: ”اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ“ نے فائدوں کے دروازے بند کردئے: ؎

ستارے ٹوٹتے رہتے ہیں شب وروز
غضب تو اب ہوا جو آفتاب ٹوٹا ہے

بالآخر آپ زندگی کی ہجری اعتبار سے ۸۳/ اور عیسوی اعتبار سے ۸۰/ بہاریں گزار کر اپنے مولائے حقیقی سے جاملے، بیشک موت وفنا تو اس نامور خادم کے نام ورآقا کے لئے بھی مقدر کردی گئی تھی: ”وَمَا محمد الا رسول الله قد خلت من قبله الرسل“ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بس ایک رسول ہی ہیں، ان سے پہلے اور بھی رسول گزر چکے ہیں، یہ ایک آیت امت کی تسلی اور تعزیت کے لئے کافی ہے: ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدم کہ بہار آخر شد